سے اپنے مفوضہ فرائض کی تکمیل کرسکیں۔

ہم نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں دیکھا ہے کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانیؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند مدرسہ کے ہونہار اور ذی استعداد طلباء پر کس طرح شفقت کی نظر رکھتے تھے، ان کی تربیت کرتے تھے، فراغت کے بعد ان میں مایوسی اور بیزاری کے جذبات پیدا نہیں ہونے دیتے تھے اور ان کا معاشی بندوبست کرنا بھی گویا ایک فرض سمجھتے تھے، دوسری جانب عصر سے مغرب تک یا مغرب سے عشاء تک خاص خاص اساتذہ کے ہاں باقاعدہ مجلس ہوتی تھی اور طلباء اس میں شریک ہوتے تھے، ان مجلسوں سے طلباء کا ذوقِ علمی پختہ ہوتا تھا اور ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت بھی ہوتی تھی، افسوس ہے کہ آج مدارس عربیہ سے اس قسم کی روایات ختم ہوتی جا رہی ہیں اور اب گویا ہمارے مدارس بھی کالجوں اور اسکولوں کی طرح اسناد اور ڈگریاں تقسیم کرنے کے کارخانے بن کر رہ گئے ہیں اور بس! "وائے گر در پس امروز بود فردائے"۔

خدا خدا کر کے پاکستان اور ہندوستان میں کتابوں اور مجلات و رسائل کی آمد و رفت کی راہ کھل گئی تھی اور برہان پاکستان پابندی سے جا رہا تھا اور پاکستان سے کتابیں اور مجلات و رسائل بھی ہمیں وصول ہونے شروع ہو گئے تھے، لیکن کم و بیش دو ماہ سے یہ سلسلہ اچانک منقطع ہو گیا ہے، اگست میں جتنے پرچے برہان کے پاکستان گئے تھے وہ سب واپس آ گئے ہیں اور اُدھر سے بھی اب کوئی پرچہ نہیں آ رہا ہے، اس کا سبب معلوم نہیں۔ یہ لکھنا اس لئے ضروری تھا کہ پاکستان سے احباب کے خطوط برہان نہ پہونچنے کی شکایت میں آ رہے ہیں۔